بدایت عام
ضمیمہ بدایت عام
رسالہ سفارش مؤلفہ
اعتصام
جواب رد المغالطہ

٧٨٦

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا

حسب الامر عالیجناب قبلہ و کعبہ

رسالہ

حجۃ بالغہ

کو

جناب مولوی میر وزیر علی صاحب نے شایع کیا

اور

محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن مین چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حیدرآباد مین بعضے حضرات صاحبان فہم و صاحبان بصیرت
ہین ہم محض رضاء خدا کے لیے بدون کسی غرض فاسد کے اس مسئلہ کو
تحریر کرتے ہین۔

مسئلہ جواز بقاء بر جنابت عمداً تا طلوع صبح صادق کی نسبت جناب
شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ کیطرف دی گئی ہے یہ غیر صحیح ہے
اور بہت بڑا اشتباہ ہوا ہے اوس شخص کو جس نے یہ بیان کیا ہو
کہ شیخ مرحوم کا یہ فتوی ہے۔

دیکھو رسالہ زینت العباد شیخ مرحوم مطبوعہ ایران صفحہ ۲۱۳ بیان
مفطرات صوم مین۔

ہفتم۔ بقاء بر جنابت است تا طلوع فجر کہ باعث بطلان روزہ رمضان
و ہر روزہ کہ واجب معین است میشود و اما قضاء رمضان پس بقاء بر جنابت
موجب بطلان است اگرچہ عمداً نباشد و ایضاً بعد چار سطر کے صفحہ ۲۱۴
رسالہ مذکور مین یہ عبارت ہے

و ہم چنین در حکم بقاء بر جنابت است جنب نمودن خود را در وقتیکہ
وسعت غسل و تیمم ہیچ کدام را نداشتہ باشد۔

اسکے بعد جو عبارت تحریر ہے وہ محل نزاع سے خارج ہے اوس عبارت سے جواز بقاء بر جنابت پر استدلال کرنا لغو اور نامربوط ہے وہ عبارت یہ ہے۔ وہر گاہ جنب کند خود را در وقتیکہ وسعت تیمم داشتہ باشد نہ غسل را بعضے گفتہ کہ آثم است ولکن اقوی آنست کہ آثم نیست و روزہ اش نیز صحیح است با تیمم الی آخرہ۔ یہ مسئلہ ہمارے محل بحث سے خارج ہے۔

اور اسی طرح سے یہ مسئلہ جو ذخیرۃ المعاد میں ہے محل نزاع سے خارج ہے رسالہ ذخیرۃ المعاد چھاپ بمبئی صفحہ ۱۹ یہ سوال ہے۔

سوال۔ کسیکہ عمداً تاخیر انداز دو در غسل تا وقت وسعت غسل ساندا شتہ باشد حکمش چیست آیا تیمم نماید برائے روزہ یا نہ۔

جواب۔ بعض حکم بہ بطلان روزہ کردہ اند و گفتہ اند تیمم برائے او فائدہ ندارد و لکن اقوی صحت روزہ است با تیمم۔

سوال کا مطلب یہ ہے

کہ شخص قصد غسل کا رکھتا ہو مگر اوس میں عمداً تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جاوے کہ غسل نہیں کر سکتا اوسوقت مفتی بن لیں اوسکی تکلیف اس صورت میں کیا ہے آیا روزہ کے لئے تیمم کرے یا نہیں۔

جواب کا مطلب یہ ہے

بعض علماء نے حکم فرمایا ہے کہ روزہ باطل ہے اور تیمم اوسکے حق میں فائدہ نہیں رکھتا ہے۔ مگر شیخ صاحب مرحوم کا فتوی یہ ہے کہ روزہ با تیمم

صحیح ہے۔

اب مومنین انصاف فرمائیں۔ اور غور کریں مولوی غلام حسین صاحب کے مسئلہ
مجوزہ پر۔ اگر باوجود پانی ملنے کے اور بیماری نہ ہونے کے اور غسل کے
لیے وقت بھی گنجایش رکھتا ہے ترک غسل کرے اور تیمم کرے اور تا
طلوع صبح صادق بیدار رہے تو علی الاقوی روزہ صحیح ہے اور گنہگار بھی نہیں ہے
اس مسئلہ کی مطابقت جناب شیخ صاحب کے فتوی سے کیونکر ہو سکتی ہے
ہر ہر فقرہ پر غور کیجئے باوجود پانی ملنے کے ...... ترک غسل کرے ......
اور تیمم کرے۔ اور تا طلوع صبح صادق بیدار رہے۔ یہ عام ہے۔
اس سے صاف یہ ثابت ہے کہ وقت میں اسقدر وسعت ہے اور
ہنوز صبح نہیں ہوئی ہے کہ انتظار صبح کا کرے اور بیدار رہے۔ اور لفظ
(ترک غسل کرے) اس سے ظاہر یہ ہے کہ قصد غسل کا نہ ہے کیونکہ اگر
قصد ہو اور اوس وقت نہ کرے اوسکو تاخیر کہتے ہیں۔ جیسا کہ اول وقت
نماز کا ہوا اوس وقت شخص نماز نہیں پڑھا۔ آخر وقت میں پڑھا۔ اسکو کہتے
ہیں کہ نماز میں تاخیر کیا یہ نہیں کہتے ہیں کہ نماز کو ترک کیا کیونکہ ارادہ نماز کا
تھا۔ پس لفظ تاخیر کے اطلاق میں اور لفظ ترک کے اطلاق میں فرق
ہے چنانچہ سوال میں رسالہ مذکور کے لفظ تاخیر ہے لفظ ترک نہیں ہے
پس معلوم ہوا کہ مسئلہ مجوزہ مولوی غلام حسین صاحب بالکل شیخ صاحب کے
فتوے کے خلاف ہے۔ شیخ صاحب کے فتوے کے ہرگز مطابق نہیں ہے
کیونکہ سوال و جواب رسالہ مذکور سے صاف یہ ظاہر ہے کہ صبح ہونے میں

بقدر تیمم کے وقت باقی ہے کہ اس نے تیمم کیا اور صبح ہوگئی اور اوسمین
یہ مذکور نہین ہے کہ وہ بانتظار صبح کے بیدار رہے۔ واگر اسقدر زمانہ
انتظار کا باقی ہو تو اوسپر تکلیف غسل کی ہے تیمم کب صحیح ہے یہ فتویٰ
مولوی غلام حسین صاحب کا من بر آوردہ ہے اور محض خلاف و اضلال ہے
نعوذ باللہ۔

چوتھا مسئلہ روزہ مین بیان کرنا کیا کذب بر خدا و رسول نہین ہے۔
علی الاقوی وہ روزہ کی قضا کرین اور کفارہ دین۔
اگر مولوی غلام حسین صاحب کو دعوے اجتہاد کا ہے تو بطریق اجتہاد قرآن
وسنت و اجماع سے ثابت کرین اور یہ مسئلہ تعبدی ہے عقل کو گنجایش
نہین قیاس سے کام نفرمادین واگر مولویصاحب کسی مجتہد کے مقلد ہین تو
اوسکا فتویٰ صاف و صریح بیان کرین۔
واگر تقلید ابن بابویہ کی اختیار کی ہے تو یہ تقلید مردہ میت کی ہے
جو باجماع علماء کے صحیح نہین ہے۔ اور یہ کہنا کہ ابن بابویہ کا قول بہت
قوی ہے ایسے بڑے عالم کی نسبت بہلا کوئی کہسکتا ہے کہ اوسکا قول ضعیف ہے
پس چند روز مین مولوی صاحب کو ابن بابویہ کے اس قول کے شایع
کرنے کا موقع ملیگا کہ وہ چونکہ سہو و نسیان پیغمبر خدا کے قایل ہین اور
بہت بڑے عالم ہین گئے سو کتابین اونکی تصنیف ہین وہ انکا یہ قول بہت
قوی ہے اور پیغمبر خدا پر سہو و نسیان جایز ہے۔
اگر ایسے اقوال شاذ کا شایع کرنا مولویصاحب کو مقصود ہے اور

نیک نامی چاہتے ہین روز بروز مقلدین آگر ہمین ترقی ہو شریعت سہلہ ہے
میرے پاس تشریف لائین مین اس قسم کے اقوال شاذ و نادر بتلاتا ہون
شاید مولویصاحب پسند فرمائین گے۔

شراب حرام ہے۔ مگر پاک ہے۔ اوسکی طہارت کا قول موجود ہے
بہت بڑے شخص عالم کا۔

اسیطرح سے روزہ مین قئے غیر معتاد سے روزہ تو نہین جاتا تقلید میت
کی جایز سمجھتے ہین تو اوس میت کی تقلید فرما کر حکم دیجیے کہ دوا ڈاکٹر صاحب
کی جو غیر معتاد ہے۔ مقلدین خاص روزہ مین نوش فرمائین۔
درختون کے میٹھے میٹھے پہلونکا عرق نکالکر روزہ مین نوش کرین۔
اور جو میوہ غیر معتاد ہے شاذ و نادر اوسکا استعمال ہوتا ہے اوس کو
نوش فرمائین۔

روزہ مین حقہ پینا

اسکے حرام ہونے پر نہ کوئی دلیل قرآن کی ہے اور نہ حدیث ہے اور نہ
اجماع علمار ہے شریعت سہلہ ہے حقہ اور چٹہ مزے مزے سے پینا جایز کیجیے
اور اسی طرح سے بہت سے احکام ہین اگر اونکی ترویج کیجائے تو نیا دین
شیعون کا بن جاتا ہے۔ مقلدین بہی ماشاءاللہ بہت ہین خوب ترقی ہوگی۔
بہرحال مولویصاحب کو لازم ہے کہ مسئلہ جواز لقار بر جنابت کو
اصول سے ثابت کرین۔ ورنہ اس مسئلہ سے اونکی خلاصی مشکل ہے
تا وقتیکہ وہ اپنی غلطی پر اعتراف نکرین۔
مولوی غلام حسین صاحب ہر سال تحفہ مسائل کا شائع کرتے ہین یہ

کسکا فتوی اور کس کی رائے سے تحریر کرتے ہین۔ ہرگز انکے مسائل کا
تختہ قابل اعتبار کے نہین ہے۔
اگر جناب شیخ صاحب مرحوم کے فتاوی نقل کیا کرتے ہین تو صاف
صاف الفاظ مین جناب شیخ صاحب کا نام تحریر کیا کرین۔
واگر خود مجتہد ہین تو اپنا اجتہاد ثابت کرین۔ والّا ہرگز اونکا تختہ مسائل
کا قابل اعتبار و اعتماد کے شرعاً نہین ہے۔ واگر شق ثالث اختیار کی ہو
(یعنے عمل بہ احتیاط)۔ تو خلاف احتیاط مسایل کو کیون بیان کرکر لوگونکو حیران کرتے ہین
اور رسالہ ہدایت عام جو جناب مولوی سید ابوالحسن صاحب قبلہ دام ظلہ نے
امسال شایع کیا ہے وہ بمراعات احتیاط ہے۔ نظر برآن قابل اعتبار
و اعتماد کے ہے۔ اور اسمین تقلید کی ضرورت نہین ہے جمیع علماء اعلام کے نزدیک
شان اہل علم کی یہ ہے کہ مسایل علمیہ کو اور احکام شرعیہ کو باستدلال
قران اور احادیث سے اور اقوال علماء اور اصول سے بیان کرین۔
مقام استدلال مین رسالہ عملیہ فارسی سے استدلال کرنا اجتہاد کی شان نہین ہے

و ما علینا الا البلاغ

اب ہم مسئلہ بقاء بر جنابت کے متعلق اقوال علماء کو بیان کرتے ہین
مومنین چشم انصاف و حق بین سے ملاحظہ کرین۔

نقل عبارت شرایع الاسلام

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ وعن البقاء علی الجنابۃ
عامداً حتی یطلع الفجر من غیر ضرورۃ علی الاظہر الخ شہر۔

یعنے واجب ہے امساک کرنا جنابت پر باقی رہنے سے عمداً بغیر ضرورت کے صبح تک بنا بر اظہر و اشہر کے۔

نقل عبارت جواہر الکلام

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ کہ مسئلہ بقاء بر جنابت کو باستدلال مفصلاً تحریر کیا ہے۔ اور فتویٰ اُنکا یہ ہے۔

بل المتجہ وجوب الکفارۃ مع القضاء فیہ

یعنے بلکہ متجہ ہے وجوبِ کفارہ مع قضاء صوم کے جنابت پر عمداً باقی رہنے مین۔

نقل عبارت حدائق الناظرہ

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ المطلب الاول فی البقاء علی الجنابۃ عامداً حتی یطلع الفجر و المشہور بین الاصحاب بطلان الصیام بذلک و وجوب القضاء و الکفارۃ ذھب الیہ الشیخان و علی بن بابویہ و ابن الجنید و السید المرتضیٰ و سلار و ابو الصلاح و ابن ادریس وھو قول جمہور المتاخرین و نقل ابن ادریس اجماع الفرقۃ علی انہ یفسد الصوم ثم قال ولا یعتد بالشاذ الذی یخالف ذلک و نسبہ فی المنتھیٰ و التذکرہ الی علمائنا۔

یعنے مطلب اول بقاء بر جنابت مین ہے عمداً طلوع صبح تک اور قول مشہور درمیان علماء کے بہ سبب اسکے بطلان روزہ ہے۔ اور قضا و کفارہ واجب ہے۔

شیخ ابو جعفر و شیخ مفید و علی بن بابویہ و ابن جنید اور سید مرتضیٰ
اور سلار اور ابو الصلاح اور ابن ادریس ان سب نے اس قول کو
اختیار کیا ہے اور یہ جمیع متاخرین علمار کا قول ہے اور ابن ادریس نے
نقل کیا ہے کہ اجماع فرقہ اسپر ہے کہ مفسد صوم ہے۔ بعد اسکے کہا ہے
کہ جو قول شاذ مخالف اسکے ہے اوسپر اعتنار نہین ہے اور نسبت اس
قول کی کتاب منتہی اور تذکرہ مین ہمارے علمار کی طرف کی گئی ہے۔

نقل عبارت شرح کبیر

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ وعن البقاء علی الجنابة
متعمدًا حتی یطلع الفجر علی الاظہر الاشہر بل علیه عامة من تاخر و فی
صریح الانتصار و الخلاف و الغنیه و السرائر و الوسیلہ و
ظاہر المحکی عن التذکرہ و المنتہی الاجماع علیه وھو الحجة
مضافا الی الصحاح المستفیضه وغیرھا من المعتبرة القریبة
من التواتر بل لعلها متواترة۔

یعنے واجب ہے امساک کرنا جنابت پر عمداً باقی رہنے سے طلوع
صبح تک بنا بر اظہر اشہر کے بلکہ اسپر جمیع متاخرین کا فتوی ہے اور کتاب
انتصار اور خلاف اور غنیہ اور سرائر اور وسیلہ مین صریح ہے اور ظاہر
محکی تذکرہ اور منتہی ہے کہ اجماع اسپر ہے اور وہ حجت ہے باضافہ صحاح
مستفیضہ وغیر مستفیضہ معتبرہ کے جو قریب بتواتر بلکہ شاید متواتر ہین۔

نقل عبارت کشف الغطار

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ ثامنہا البقاء علی الجنابۃ عمداً مختاراً حتی یطلع الفجر فتعمد المقارنۃ لابتداء النہار مع الاستمرار کتعمد ابتداء الجنابۃ فی انتہاء النہار الی اخرہ۔

یعنے آٹھوین مفطرات ومفسدات صوم سے جنابت پر باقی رہنا ہے عمداً مختاراً طلوع صبح تک پس تعمد مقارنت ابتداء روز مین باستمرار مانند ابتداء جنابت کے ہے آخر روز مین۔

نقل عبارت مسالک

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ قولہ وعن البقاء علی الجنابۃ عامداً حتی یطلع الفجر ہذا ہو الصحیح والاخبار بہ متظافرۃ وخلاف ابن بابویہ۔

یعنے قول صاحب شرایع الاسلام کا کہ واجب ہے امساک کرنا جنابت پر باقی رہنے سے عمداً طلوع فجر تک یہ قول صحیح ہے۔ اور اخبار متظافرہ اس بارہ مین وارد ہین۔ اور ابن بابویہ کے قول کے خلاف ہے۔

نقل عبارت شرح لمعہ

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ والبقاء علی الجنابۃ مع علمہ بہا لیلا سواء نوی الغسل ام لا۔ وبعد دو سطر کے یہہ عبارت ہے۔

ویقضی الصوم مع الکفارۃ لو تعمد الاخلال بالکف المودی الی فعل احدھا والحکم فی الستۃ السابقۃ قطعی۔

یعنے واجب ہے روزہ مین کف یعنے باز رہنا جنابت پر باقی رہنے سے باوجود علم بجنابت کے وقت شب مین خواہ قصد غسل کا کیا ہو یا نہین۔ واگر عمداً اخلال کرے کف مین اسطرح سے کہ کوئی فعل امور مذکورہ سے بجالایا روزہ کی قضا کرے اور کفارہ بہی دے اور یہ حکم چہ چیزون مذکورہ مین قطعی ہے۔ حاشیہ شرح لمعہ

واما تعمد البقاء علی الجنابۃ فالمخالف فیہ الصدوق حیث جوز البقاء وابن ابی عقیل حیث اوجب القضاء فقط فکانہ لم یعتد بخلافہما۔ شیخ علی۔

یعنے لیکن جنابت پر عمداً باقی رہنا پس اسمین صدوق علیہ الرحمہ مخالف ہین کہ جنابت پر باقی رہنے کو جائز جانتے ہین اور ابن ابی عقیل صرف قضا کو واجب جانتے ہین پس گویا کہ ان دونون کے اختلاف پر اعتنا نہین اور حکم مذکور قطعی ہے۔ نقل عبارت مدارک

باب الصوم بیان مفطرات مین دیکھو۔ قولہ وعن البقاء علی الجنابۃ الخ ھو المشہور بین الاصحاب۔ وبعد دو سطر کے یہ عبارت ہے۔

والمعتمد ما علیہ اکثر الاصحاب لنا الاخبار المستفیضۃ کصحیحۃ معویۃ بن عمار الی آخرہ۔

یعنے قول صاحب شرایع الاسلام کا کہ واجب ہے امساک کرنا جنابت پر باقی رہنے سے۔ یہ قول مشہور ہے درمیان علما کے۔

اور معتمد وہ قول ہے جسپر کہ اکثر علمار کا فتویٰ ہے دلیل ہماری اخبار مستفیضہ مثل صحیحہ معوتیہ بن عمار کے ہے۔

اَلتماس

مومنین غور فرمایئن کہ ایک شخص بے سوادنے یہ دعوی کیا ہے کہ صاحب مدارک بقار بر جنابت کو جایز جانتے ہین کسقدر سفاہت و جہالت ہے کہ بغیر کتاب دیکھے کسی عالم کی نسبت افترار اور کذب کہنا کیسا امر عظیم ہے اور کیسی جرات ہے۔

صاحب مدارک کے علاوہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ پر بہی افترا کیا ہے کہ وہ بہی جائز جانتے ہین حالانکہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا قول درضمن عبارت صاحب حدائق ہم نے نقل کیا ہے۔ دیکہو صفحہ ۸

ہان صاحب مدارک نے ابن ابی عقیل کے قول کا اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے قول کا راجح ہونا بیان کیا ہے دربارہ قضار روزہ کے بغیر کفارہ کے۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے۔

ومن ھنا یظہر رجحان ماذھب الیہ ابن ابی عقیل والمرتضیٰ رضی اللہ عنہما من ان الواجب بذلک القضاء دون الکفارۃ۔

یعنے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ ابن ابی عقیل اور سید مرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے
جو اختیار کیا ہے وہ راجح ہے کہ قضاء روزہ کی واجب ہے اور کفارہ
واجب نہیں ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے بسبب بقاء بر جنابت کے
عمداً اور قضاء واجب ہے کفارہ لازم نہیں ہے بسبب روایات کے ضعیفۃ السند
ہونے کے۔ اب فرمائیے یہ افترا اور نسبت دروغ ان حضرات کے طرف
کہ جنابت پر باقی رہنا مفسد صوم نہیں ہے یہ کسقدر بیدینی ہے۔ نعوذ باللہ۔
فاضل شرابیانی اعلی اللہ مقامہ پر تہمت کی کہ وہ بھی بقاء بر جنابت کو جائز جانتے ہیں
دیکھو رسالہ سوال وجواب فاضل شرابیانی چاپ ایران صفحہ ۱۲۱۔ باب الصوم بیان
مفطرات میں۔ دہم۔ بقاء بر جنابت عمداً تا بہ طلوع فجر چہ جنابت بہم رسیدہ
باشد باحتلام یا بسبب دیگر وآن حرام ومفسد روزہ وموجب قضاء وکفارہ است
دیکھو رسالہ مجمع المسائل آقا سید کاظم طباطبائی چاپ ایران صفحہ ۲۵۔ بیان مفطرات میں
دہم۔ بقاء بر جنابت است عمداً تا بہ طلوع فجر چہ جنابت بہم رسیدہ باشد
باحتلام یا بسبب دیگر وآن حرام ومفسد روزہ وموجب قضاء وکفارہ است۔
دیکھو رسالہ صراۃ النجاۃ کو جسمین فتاوی سرکار شیخ مرتضیٰ اعلی اللہ مقامہ ہیں
اور سرکار مرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ مقامہ نے اوسپر حاشیہ فرمایا ہے
وبعد اونکے جناب آقا سید کاظم طباطبائی اور آقا حاجی مرزا حسین خلیل وغیرہ
آقا سید اسمعیل صدر اور آقا ملا کاظم خراسانی مدظلہم العالی ان سب علماء کرام
نے امضاء فرمایا ہے۔ چاپ بمبئی مطبع گلزار حسینی صفحہ ۷۷۔ سطر ہفتم بیان
مفطرات صوم میں۔

دہم باقی ماندن بر جنابت است تا صبح صادق عمداً در روزہ منعقد نمی شود
مطلقا چنانچہ منعقد نمی شود روزہ قضاء رمضان با بقاء بر جنابت تا صبح بغیر عمد۔

حاشیہ سرکار مرزا مرحوم

این اطلاق حتی در مستحب محل تامل و اشکال است۔

حاشیہ آقا ملا محمد کاظم خراسانی مدظلہ العالی۔

اقوی اختصاص این حکم است برمضان و قضاء آن۔

دیکھو رسالہ مذکورین سطر ۱۳ صفحہ مذکورین مسئلہ ہرگاہ میدانست کہ وقت
بقدر غسل یا تیمم نماندہ و خود را جنب کرد ہمچنانست کہ عمداً با جنابت صبح کردہ۔

ان جمیع علماء اعلام مدظلہم العالی کے فتاوی سے صاف یہ ظاہر ہے کہ
جنابت پر باقی رہنا عمداً طلوع صبح تک مفسد روزہ و موجب قضاء و کفارہ ہے۔

دیکھو رسالہ آقا شیخ محمد حسن مامقانی مرحوم چاپ ایران صفحہ ۲۷ سطر ۲۰۔

سوال۔ اگر جنب عمداً ترک نماید غسل را قبل از صبح آیا قضاء و کفارہ لازم است یا نہ
جواب۔ بلے قضاء و کفارہ لازم میشود چنانکہ نسبت بر حائض و نفساء اگر پیش از صبح
پاک شوند از حیض و نفاس ہم حکم چنین است یعنے اگر ترک کنند غسل را عمداً
قضا و کفارہ لازم میشود۔

سوال کا ترجمہ یہ ہے

کہ اگر جنب عمداً قبل از صبح کے ترک غسل کرے آیا قضا اور کفارہ لازم ہے یا نہیں

جواب کا ترجمہ یہ ہے

ہاں قضاء اور کفارہ لازم ہوتا ہے جیسا کہ حائض اور نفساء کے لئے ہے

کہ اگر قبل صبح کے حیض اور نفاس سے پاک ہو جائین اونکا ایسا ہی حکم ہے یعنی
اگر عمداً غسل کو ترک کرین قضاء اور کفارہ لازم ہوتا ہے۔

دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۲۷- آیا فرق ہست در بطلان روزہ میان آنکہ جنب بماند
عمداً تا صبح یا جزم بعدم غسل یا تردد در آن۔

جواب فرق نیست چنانکہ فرق نیست مابین اینکہ بخوابد یا قصد و جزم بعدم غسل یا بیدار بماند

ترجمہ سوال کا یہ ہے- آیا فرق ہے بطلان روزہ مین درمیان اسکے کہ غسل
نکرے یا یہ کہ غسل کے کرنیمین متردد رہے (یعنی ان دونو صورتونمین فرق ہے یا نہین؟
جواب کا ترجمہ یہ ہے- فرق نہین ہے جیسا کہ فرق نہین ہے مابین اسکے کہ شخص
بقصد و بجزم غسل نکرنیکے سو جاے۔ یا بیدار رہے۔

اسکے بعد صفحہ مذکور مین جو سوال ہے وہ ہمارے محل بحث سے خارج ہے۔
اور وہ سوال یہ ہے۔ سوال اگر کسی قطع داشتہ باشد کہ وقت وسعت جماع و غسل
کردن قبل از فجر ندارد جنب کردن او خود را چہ صورت دارد۔

جواب در حکم عامد بودن این شخص محل تامل است پس مقتضاے احتیاط ترک
آنست و اگر مرتکب شد بر فرض امکان تیمم تیمم نماید قبل از فجر و احتیاط[۵] قضاء
و کفارہ را بجا بیاورد چنانکہ حکم چنین است اگر وقت وسعت داشتہ باشد لکن
یقین دارد کہ متمکن از تحصیل آب نخواہد شد۔

[۵] این احتیاط لازم از احتیاطات است

ترجمہ سوال کا یہ ہے- اگر کوئی شخص یقین رکھتا ہو کہ وقت گنجایش جماع کی اور
غسل کرنیکے قبل صبح کی نہین رکھتا ہے پس اوسکا جنب کرنا اپنے کو کیا ہے اور اوسکی کیا صورت ہے
جواب کا ترجمہ یہ ہے۔ اس شخص کا حکم مین عامد کے ہونا محل تامل ہے پس بمقتضاے

احتیاطاً ترک کرنا اوسکا ہے و اگر مرتکب ہوا برفرض امکان تیمم کے پس قبل صبح کے تیمم
کرے و احتیاطاً قضا و کفارہ دیوے و حاشیہ پر اس رسالہ کے جو صحیح کرایا گیا ہے آقا میرزا نبی
اعلی اللہ مقامہ نے یہ لکھا ہے این احتیاط لازم المراعات است یعنے اس احتیاط کی
مراعات لازم ہے چنانچہ ایسا ہی حکم ہے اگر وقت وسعت رکھتا ہو ولاکن یقین رکھتا ہو کہ
پانی نہ ملے گا یعنی ایسے وسعت وقت مین بھی جبکہ یقین ہو پانی کے نہ ملنے کا تو
بمقتضائے احتیاط لازم کے اپنے کو جنب نکرے و اگر مرتکب ہو بنابر احتیاط لازم کے
قضا و کفارہ بھی دے۔

سوال۔ ایجاد کردن سبب جنابت در وقتیکہ وسعت غسل یا تیمم نداشتہ باشد چہ صورت دارد
یعنے ایسے وقت مین سبب جنابت کا ایجاد کرنا کہ وقت گنجایش نرکھتا ہو غسل کی یا تیمم کی
جواب۔ مثل باقی ماندن است عمداً با جنابت تا صبح پس قضا و کفارہ لازم می باشد۔
یعنے مثل باقی رہنے کے ہے عمداً جنابت بصبح تک پس قضا اور کفارہ لازم ہے۔
بہرحال فتاوی علمائے ثابت ہوا کہ جنب پر غسل کرنا قبل از صبح صادق کے واجب ہے و اگر
عمداً بغیر عذر شرعی کے نکرے گا روزہ فاسد ہے و موجب قضا و کفارہ ہے اور
تیمم کرنا باوجود وسعت وقت اور بغیر عذر شرعی کے صحیح نہین ہے۔

تنبیہ

اب مومنین انصاف فرمائین جمیع عبارات مذکورہ کو اور فتاوی مذکورہ علماء پر غور کرین
شیخ صاحب مرحوم کا یا کسی عالم کا فتوی جنابت باقی رہنے کا عمداً تا طلوع صبح ہے یا یہ کہ افترا اور
کذب بانسبت علماء کرام کے ہے۔

اور جس شخص نے جو کچھ علمار کا حوالہ دیا ہے وہ کذب ہے یا راست ہے کہ شیخ صاحب کا فتوی ہے اور صاحب مدارک کا فتوی ہے اور سید مرتضی کا فتوی ہے اور فاضل شرابیانی اور مامقانی کا فتوی ہے۔

ہم نے تمام فتاوی علما کو نقل کر دیا ہے خوب غور سے ملاخطہ فرمائے۔

اعلان

عباس علی شریف صاحب کے رد کا جواب

عالیجناب مولوی سیّد متقی حسین صاحب وکیل درجۂ اوّل

عنقریب شائع کرینگے